کتابُ الصِّیام

روزوں کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ
لاہور، پاکستان

uploaded By

peegam_e_tawheed@Yahoo.com

فہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَاب	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	8
2	فَرْضِیَّۃُ الصِّیَامِ	روزے کی فرضیت	15
3	فَضْلُ الصَّوْمِ	روزے کی فضیلت	17
4	اَھَمِیَّۃُ الصَّوْمِ	روزے کی اہمیت	22
5	اَلصَّوْمِ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ	روزہ قرآن مجید کی روشنی میں	25
6	رُؤْیَۃُ الْھِلاَلِ	چاند دیکھنے کے مسائل	28
7	اَلنِّیَّۃُ	نیت کے مسائل	32
8	اَلسَّحُوْرُ وَالْاِفْطَارُ	سحری اور افطاری کے مسائل	34
9	صَلاَۃُ التَّرَاوِیْحِ	نماز تراویح کے مسائل	38
10	رُخْصَۃُ الصَّوْمِ	روزے کی رخصت کے مسائل	46
11	صِیَامُ الْقَضَاءِ	قضاء روزوں کے مسائل	50
12	اَلْحَالاَتُ الَّتِیْ لاَ یُکْرِہُ فِیْھَا الصَّوْمُ	وہ امور جن سے روزہ مکروہ ہوتا ہے	53
13	اَلْاَشْیَاءُ الَّتِیْ لاَ یَجُوْزُ فِعْلُھَا مِنَ الصَّائِمِ	وہ امور جو روزے کی حالت میں ناجائز ہیں	57
14	اَلْاَشْیَاءُ الَّتِیْ تُفْسِدُ الصَّوْمَ	روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور	60
15	صِیَامُ التَّطَوُّعِ	نفلی روزے	63
16	اَلصِّیَامُ الْمَمْنُوْعُ وَالْمَکْرُوْہُ	ممنوع اور مکروہ روزے	68

نمبر شمار	الاسماء الابواب	نام ابواب	صفحہ نمبر
17	أَلْإِعْتِكَافُ	اعتکاف کے مسائل	73
18	فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ	لیلۃ القدر کی فضیلت اوراس کے مسائل	76
19	صَدَقَةُ الْفِطْرِ	صدقۂ فطر کے مسائل	80
20	صَلاَةُ الْعِيْدَيْنِ	نمازعیدین کے مسائل	83
21	أَلْأَضْحِيَةُ	قربانی کے مسائل	92
22	أَلْأَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ فِي الصَّوْمِ	روزوں کے بارے میں ضعیف اورموضوع احادیث	100

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ اَطَاعَنِیْ
دَخَلَ الْجَنَّۃَ
(رواہ البخاری)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جس نے میری اطاعت کی
وہ جنّت میں داخل ہوگا۔"
(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

ماہِ صیام نزول قرآن کا مہینہ، اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ، صبر کا مہینہ، فراخی رزق کا مہینہ، ایک دوسرے سے خیر خواہی کا مہینہ، جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا مہینہ، ماہ صیام ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ذکر وفکر، تسبیح وتہلیل، تلاوت ونوافل، صدقہ وخیرات گویا ہر قسم کی عبادت کا ایک عالمی موسم بہار، جس سے دنیا کا ہر مسلمان اپنے اپنے ایمان اور تقویٰ کے مطابق حصہ پا کر دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک مہیا کرتا ہے۔ عبادت کے اس عالمی موسم بہار کا جسے ٹھیک ٹھیک نظارہ کرنا ہو وہ اس ماہ مقدس کے بابرکت لیل ونہار میں عزوشرف والے گھر بیت اللہ شریف میں جا کے دیکھے، جہاں دن کے اوقات میں ذکر وفکر کی محفلیں، تلاوت قرآن کی مجالس، احکام ومسائل کے حلقے، طواف کرنے والوں کا ہجومِ عاشقاں اور رات کے اوقات میں قیام اللیل کے رُوح افزا اور ایمان پرور مناظر کس طرح گنہگار سے گنہگار انسان کے دل میں بھی شوق عبادت پیدا کر دیتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے (21 سے 30 رمضان تک) میں نیاز مندان راہِ وفا کی حرم شریف میں حاضری سے رونقیں دہ چند ہو جاتی ہیں۔ ذرا تصور کیجئے مطاف (بیت اللہ شریف کے گرد طواف کرنے کی جگہ) کا مختصر سا

جگہ) کا مختصر سا حصہ چھوڑ کر باقی سارا مطاف، مسجد الحرام کے تمام وسیع وعریض برآمدے، پہلی منزل اور اس کے اوپر چھت، تمام جگہیں کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں، کہیں بھی تل دھرنے کو جگہ نہیں، نیم شب کے پُر سکون اور خاموش لمحے، سامنے سیاہ ریشمی غلاف میں ڈھکی ہوئی بیت اللہ کی بلند و بالا، پُر شکوہ عمارت، اوپر کھلا آسمان اور فضاء کی بیکراں وسعتیں، آسمان دنیا پر اللہ رب العالمین کے جلوہ فرما ہونے کا تصور، انوار و تجلیات کے اس روح پرور ماحول میں امام حرم تلاوت قران پاک کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے قرآن ابھی ابھی نازل ہو رہا ہے۔ امام کعبہ کی پُر سوز اور پُر درد آواز گونجتی ہے، تو یوں لگتا ہے جیسے فضا کو چیرتی ہوئی سیدھی عرش الٰہی پر دستک دے رہی ہے۔

﴿ رَبَّنَا وَ لاَ تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ج رَبَّنَا وَ لاَ تُحَمِّلۡنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعۡفُ عَنَّا وقفة وَاغۡفِرۡلَنَا وقفة وَارۡحَمۡنَا وقفة اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ٥ ﴾

”اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو اٹھانے کی ہمارے اندر طاقت نہیں، ہمارے گناہ معاف فرما، ہم سے درگزر کر، ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا آقا ہے کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

﴿ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لاَ تُخۡزِنَا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِنَّكَ لاَ تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴾

”اے ہمارے رب! اپنے رسولوں کے ذریعے، جن انعامات کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں وہ انعامات عطا فرما اور قیامت کے روز ہمیں رُسوا نہ کر، بلاشبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔“

((اَللّٰهُمَّ اقۡسِمۡ لَنَا مِنۡ خَشۡيَتِكَ مَا تَحُوۡلُ بِهٖ بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَ مَعَاصِيۡكَ))

”یا اللہ! تو ہمیں اپنی طرف سے اتنا ڈر عطا فرما جس سے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے......“

ختم قرآن کے موقع پر خصوصی دعاؤں کے لئے امام حرم جب اللہ کے حضور ہاتھ پھیلا کر کھڑے

ہوتے ہیں، تو سارا حرم آہوں اور سسکیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ امام حرم کی خضوع وخشوع سے پُر آنسوؤں میں بھیگی ہوئی آواز رک رک کر سنائی دیتی ہے۔

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ))

''اے اللہ! ہمارے پروردگار ہمیں ناکام ونامراد واپس نہ لوٹا۔

پھر اسی عالم بے خودی میں اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے دعائیں، مسلمانان عالم کے لئے دعائیں، مجاہدین کے لئے دعائیں، مسلم ممالک کے سربراہوں کے لئے دعائیں، مسلم نوجوانوں کے لئے دعائیں، اسلام کی سربلندی کے لئے دعائیں، زندہ وفوت شدہ تمام مسلمانوں کی مغفرت اور بخشش کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جی چاہتا ہے کاش! یہ انمول گھڑیاں اور مبارک لمحے طویل تر ہوجائیں۔ یہ لمحے جو گنج گرانمایہ اور سرمایۂ حیات ہیں کون جانے کس خوش نصیب کو دوبارہ میسر آئیں۔ دل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کریم کی رحمٰن اور رحیم ذات اپنے عاجز محتاج اور درماندہ حال بندوں کو بڑی محبت اور فضل وکرم کی نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ خالق ومخلوق میں کوئی پردہ حائل نہیں اور خالق اپنی مخلوق کے پھیلائے ہوئے دامن اور اٹھائے ہوئے ہاتھوں کو کبھی بھی خالی واپس نہیں لوٹائے گا۔ عبادت اور ریاضت کا یہ ذوق وشوق اور ایمان و ایقان کی یہ کیفیتیں عبادت کے اسی موسم بہار سے تعلق رکھتی ہیں۔

عبادت کے اس سارے اہتمام کی غرض وغایت اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اس کی وضاحت فرمادی ہے ''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی (گناہوں سے بچنے والے) بنو۔'' (183:2) رسول اکرم ﷺ نے بھی روزے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ''روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے، روزہ دار فحش باتیں اور کوئی بیہودہ کام نہ کرے، اگر کوئی شخص گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر اتر آئے تو صرف اتنا کہہ دے میں روزے سے ہوں۔'' (بخاری) بلاشبہ نیکی کرنا بڑے اجر وثواب کا باعث ہے، لیکن نیکی کرنے کے ساتھ ساتھ برائی سے بچنا اس سے بھی زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے جس کی وضاحت

مسلم شریف کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جس میں رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا ''جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں، وہ مفلس ہوتا ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکاۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا، لیکن کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کردی جائیں گی اگر نیکیاں ختم ہوگئیں تو مظلوموں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالنے شروع کردیئے جائیں گے حتی کہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔''

اس حدیث پاک سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ برائیاں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی، ان سے بچنا کتنا ضروری ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی غرض و غایت ہی گناہوں سے بچنے کی تربیت کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے شیاطین کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے تاکہ جو شخص گناہوں سے رکنا اور بچنا چاہتا ہو اسے کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ رحمتوں اور برکتوں کے اس مقدس مہینے میں تھوڑی سی کوشش اور ارادہ کرنے سے ہر آدمی کی طبیعت نیکی کی طرف راغب اور گناہوں سے بچنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ پس جس نے مہینہ بھر دن کے اوقات میں ترک طعام کے ساتھ ساتھ اللہ کے حضور اپنے گزشتہ گناہوں پر احساس ندامت کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کی اور آئندہ کے لئے ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا مصمم ارادہ کرلیا اس نے گویا روزہ کے مقاصد حاصل کر لئے اور ماہ صیام کی برکتوں سے بھرپور حصہ پالیا۔

کتاب الصیام میں ہم نے روزے کے وہ مسائل جمع کئے ہیں، جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ پہلی اشاعت میں بعض دوستوں نے چند احادیث کی طرف توجہ دلائی، جو ضعیف تھیں، موجودہ اشاعت سے انہیں نکال دیا گیا ہے۔ اب الحمدللہ! تمام احادیث حسن یا صحیح درجہ کی ہیں۔ ان شاء اللہ! مسائل کے اعتبار سے پہلی اشاعت میں تشنگی محسوس کی گئی تھی، لہٰذا موجودہ اشاعت میں بہت سے ضروری مسائل کا اضافہ کردیا ہے۔ اہل علم کی طرف سے کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی کی نشاندہی پر ہم ان کے خلوص دل سے

شکر گزار ہوں گے۔

کتاب کے آخر میں روزوں کے بارے میں بعض ضعیف یا موضوع (من گھڑت) احادیث بھی دی گئی ہیں اگرچہ ایسی تمام احادیث ترغیب (نیک اعمال کی رغبت دلانا) یا ترہیب (کسی گناہ کے انجام سے ڈرانا) کے بارے میں ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی عمل کی وہ فضیلت، جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو خواہ وہ کتنی ہی ترغیب دلانے والی کیوں نہ ہو اسی طرح وہ ترہیب، جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو، خواہ وہ کتنی ہی گناہ سے روکنے اور ڈرانے والی کیوں نہ ہو، دین کا حصہ نہیں بن سکتی۔ ہر عمل کی ترغیب یا ترہیب کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کے اپنے ارشادات موجود ہیں۔ ان پر کسی قسم کا اضافہ کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم ﴿ لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ﴾ ''مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔'' (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 1) کی نافرمانی میں ہی آئے گا۔ لہٰذا جس حدیث کے بارے میں واضح ہو جائے کہ وہ ضعیف یا موضوع ہے، خواہ متنوں کے اعتبار سے وہ حدیث صحیح احادیث کے قریب تر ہی کیوں نہ ہو، اسے بیان نہیں کرنا چاہئے۔

ہماری اس ساری محنت اور کاوش کا مقصد صرف یہ ہے کہ عام لوگوں میں براہ راست حدیث شریف پڑھنے اور جاننے کا شوق پیدا ہو اور محض سنی سنائی یا بلا حوالہ پڑھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی بجائے حدیث رسول ﷺ کو اپنے عمل کی بنیاد بنانے کی سوچ اور فکر عام ہو۔ تمام مسلمانوں کے نزدیک دین صرف اور صرف وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے یا جسے خود رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھایا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے۔ اسی بنیادی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے دینی مسائل احادیث صحیحہ کے حوالے سے خوب صورت اور عام فہم انداز میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ''کتاب الصیام'' اس سلسلہ کی پہلی کاوش تھی، جو 1405ھ میں نزول قرآن کے مبارک مہینہ میں ہی پہلی مرتبہ طبع ہوئی۔ اس کار خیر میں شروع سے لے کر آخر تک جن جن حضرات نے تعاون کیا ہے ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ہم اپنے مالک حقیقی کے حضور بصد عجز و نیاز سربسجود ہیں کہ اس نے ہماری کم علمی و بے بضاعتی اور تمام تر کمزوریوں کے باوجود ''کتاب الصیام'' کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر اس کا فضل و کرم اور توفیق وعنایت شامل حال نہ ہوتی تو یہ کتاب پایۂ تکمیل تک نہ پہنچتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

بارگاہ ایزدی میں التجا ہے کہ وہ اس کتاب کو ''حدیث پبلی کیشنز'' کے تمام معاونین اور قارئین کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

الریاض ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

21ذی الحجۃ 1407 ھ مطابق جولائی 1978ء

فَرْضِيَّـــةُ الصِّيَـــامِ

روزے کی فرضیت

مَسئله 1 روزہ اسلام کے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ الْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ① کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ② نماز قائم کرنا ③ زکاۃ ادا کرنا ④ حج اور ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ، قَالَ ((تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَ تُؤَدِّيْ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ)) قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 9

❷ مختصر صحيح بخاری للزبيدی ، رقم الحديث 704

''مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، فرض زکاۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔'' اس نے کہا ''اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔'' جب وہ آدمی واپس ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جسے جنتی آدمی دیکھنا ہو، وہ اسے دیکھ لے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

فَضْلُ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت

مَسئلہ 2 رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے، تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 3 رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ملتا ہے۔

عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یُحَدِّثُنَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَنَسِیْتُ اسْمَهَا ((مَا مَنَعَکِ اَنْ تَحُجِّیْ مَعَنَا؟)) قَالَتْ : لَمْ یَکُنْ لَنَا اِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُوْ وَلَدِهَا وَ ابْنُهَا عَلٰی نَاضِحٍ وَ تَرَکَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَیْهِ ، قَالَ ((فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِیْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 652

❷ کتاب الحج ، باب فضل العمرة فی رمضان

نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا ہوں "تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں چلتیں؟" عورت نے عرض کیا "ہمارے پاس صرف دو اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا دونوں حج کے لئے گئے ہیں اب ایک اونٹ گھر میں ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اچھا جب رمضان آئے، تو عمرہ کر لینا اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 4 روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ ، قَالَ : فَيُشَفَّعَانِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِىُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا "اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔" قرآن کہے گا "اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔" چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔" اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 5 روزے کا اجر بے حساب ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ ، اِلَّا الصِّيَامَ ، فَاِنَّهُ لِىْ وَ اَنَا اَجْزِىْ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ ، فَلاَ يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَ لاَ يَسْخَبْ ، فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ : اِنِّى امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ ، اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

---

[1] صحيح الترغيب والترهيب ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 973

وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا ، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ ، وَ إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ (آگ سے) ڈھال ہے، لہٰذا جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو اس روز وہ فحش گوئی نہ کرے اور بیہودہ کلامی نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی کرے تو روزہ دار کو (صرف اتنا کہنا چاہئے) میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے وہ فرحت حاصل کرے گا اولاً جب وہ روز افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے، ثانیاً جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزے کے بدلے میں اپنے رب سے انعام پائے گا، تو خوش ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 6 روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک خصوصی دروازہ بنایا گیا ہے، جس کا نام ''ریان'' ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❷

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' ہے جس سے قیامت کے دن روزہ دار گزریں گے۔ ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی دوسرا نہیں گزرے گا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 7 رمضان کا پورا مہینہ ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نجات دلاتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ،

---

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانى ، رقم الحديث 571

❷ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 708

صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ نَادٰى مُنَادٍ : يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رمضان کی پہلی رات ہی شیاطین اور سرکش جن باندھ دیئے جاتے ہیں جہنم کے سارے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا اور جنت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں رہنے دیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے ''اے بھلائی کے چاہنے والے! آگے بڑھ (اور دیر نہ کر) اے شر کے چاہنے والے! رک جا'' اور (رمضان کی) ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 8 روزہ افطار کے وقت بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ وَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ ہر روز افطار کے وقت لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 9 رمضان میں صیام اور قیام کرنے والا قیامت کے دن صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَ رَأَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَ صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَ أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ ، وَ صُمْتُ رَمَضَانَ ، وَ قُمْتُهُ فَمِمَّنْ أَنَا ؟ قَالَ ((مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ [3] (صحيح)

1. صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1331
2. صحيح سنن ابن ماجة ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1332
3. صحيح الترغيب والترهيب ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 993

حضرت عمر بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، زکاۃ ادا کروں اور رمضان میں صیام اور قیام کروں، تو میرا شمار کن لوگوں میں سے ہوگا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''صدیقین اور شہداء میں سے۔'' اسے بزار اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

***
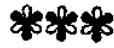
أَهَمِيَّةُ الصَّوْمِ

روزے کی اہمیت

مَسئلہ 10 رمضان کی برکتوں سے محروم رہنے والا بے نصیب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ لاَ يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلاَّ مَحْرُوْمٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ مہینہ جوتم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدرومنزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے سے) محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔'' نیز فرمایا ''لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 11 رمضان پانے کے باوجود مغفرت حاصل نہ کرسکنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ ((آمِيْنَ)) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ ((آمِيْنَ)) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ ، قَالَ ((آمِيْنَ)) فَلَمَا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ ، قَالَ ((اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ قُلْتُ آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِيْنَ ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلاَهُ الْجَنَّةَ

❶ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1333

قُلْتُ آمِيْنَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ''منبر لاؤ'' ہم منبر لے آئے جب نبی کریم ﷺ پہلی سیڑھی چڑھے تو فرمایا ''آمین۔'' پھر جب دوسری سیڑھی چڑھے تو فرمایا ''آمین۔'' اسی طرح آپ ﷺ جب تیسری سیڑھی چڑھے تو فرمایا ''آمین۔'' جب رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم۔ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی، جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جناب جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا ''اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کر سکا۔'' اس کے جواب میں، میں نے آمین کہی۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جنابِ جبریل علیہ السلام نے کہا ''ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔'' میں نے اس کے جواب میں آمین کہی۔ پھر جب تیسری سیڑھی چڑھا تو جناب جبریل علیہ السلام نے کہا ''جس شخص نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی اس کے لئے بھی ہلاکت ہو۔'' میں نے اس کے جواب میں کہا آمین۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 12 روزہ خوروں کا عبرتناک انجام۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ؓ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِيْ رَجُلاَنِ فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَأَتَيَا بِيْ جَبَلاً وَعْرًا فَقَالاَ : اصْعَدْ فَقُلْتُ : ((إِنِّيْ لاَ أُطِيْقُهُ)) فَقَالاَ : إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ ، قُلْتُ ((مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا هٰذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا قَالَ: قُلْتُ ((مَنْ هٰؤُلاَءِ ؟)) قَالَ : اَلَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ......)) اَلْحَدِيْثُ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ ❷ (صحيح)

---

❶ صحيح الترغيب والترهيب ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 985

❷ صحيح الترغيب والترهيب ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 995

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ’’میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے ، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا ’’اس پر چڑھیں۔‘‘ میں نے کہا ’’میں نہیں چڑھ سکتا۔‘‘ انہوں نے کہا ’’ہم آپ کے لئے سہولت پیدا کردیں گے۔‘‘ پس میں چڑھ گیا حتّٰی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں میں نے شدید چیخ وپکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا ’’یہ آوازیں کیسی ہیں؟‘‘ انہوں نے بتایا ’’یہ جہنمیوں کی چیخ وپکار ہے۔‘‘ پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ کو چیرا دیا گیا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا ’’یہ کون لوگ ہیں؟‘‘ انہوں نے جواب دیا ’’یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔‘‘ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

أَلصَّوْمُ فِيْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

روزے قرآن مجید کی روشنی میں

مَسئلہ 13 روزہ، اسلام کے پانچ فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

مَسئلہ 14 روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔

مَسئلہ 15 روزے کا مقصد گناہوں سے بچنے اور نیکی پر چلنے کی تربیت دینا ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○﴾ (183:2)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کئے گئے تھے، اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 183)

مَسئلہ 16 رمضان کا مہینہ پانے والے ہر مسلمان پر پورے مہینے کے روزے رکھنے فرض ہیں۔

مَسئلہ 17 مسافر اور مریض کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے، لیکن رمضان کے بعد ان دنوں کی قضا ادا کرنی ضروری ہے۔

مَسئلہ 18 مریض یا مسافر پر روزہ چھوڑنے کا کوئی کفارہ نہیں۔

مَسئلہ 19 رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عبادت اور حمد وثناء کرنے کا مہینہ ہے۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ

اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلاَ یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ○﴾(185:2)

”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں، لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا، اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 185)

مَسئلہ 20 رمضان المبارک میں رات کے وقت بیوی سے ہمبستری کرنا جائز ہے۔

مَسئلہ 21 افطار سے لے کر صبح صادق کے طلوع ہونے تک کا وقت روزے کی پابندی سے مستثنیٰ ہے۔

مَسئلہ 22 دوران اعتکاف میں رات کے وقت بیوی سے ہمبستری کرنا منع ہے۔

﴿اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ وَلاَ تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلاَ تَقْرَبُوْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ○﴾(187:2)

”تمہارے لئے روزں کے زمانے میں راتوں کو بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے، مگر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا اب تم اپنی بیویوں کے

ساتھ شب باشی کرو اور جو لطف اللہ نے تمہارے لئے جائز کر دیا ہے، اسے حاصل کرو نیز راتوں کو کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو سیاہ شب کی دھاری سے سپیدہ صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے تب یہ سب کام چھوڑ کر رات تک اپنا روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ پھٹکنا اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام لوگوں کے لئے بصراحت بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ وہ غلط رویئے سے بچیں گے۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 187)

□□□

رُؤْيَـــةُ الْهِـــلاَلِ
چاند دیکھنے کے مسائل

مَسئلہ 23 رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرنے چاہئیں۔

مَسئلہ 24 شعبان کے آخر میں اگر مطلع اَبر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنے چاہئیں اگر رمضان کے آخر میں مطلع اَبر آلود ہو تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلاَلَ وَ لاَ تَفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''چاند دیکھے بغیر رمضان کے روزے شروع نہ کرو اور چاند دیکھے بغیر رمضان ختم نہ کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو مہینے کے تیس دن پورے کر لو۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 25 ایک مسلمان کی گواہی پر روزے شروع کئے جا سکتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلاَلَ فَأَخْبَرْتُ النَّبِیَّ ﷺ اِنِّیْ رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَ أَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے چاند دیکھا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ ''میں نے بھی چاند دیکھا ہے۔'' چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 653

❷ صحيح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2052

مسئلہ 26 رمضان کی پہلی تاریخ کے چاند کے بظاہر چھوٹا یا بڑا ہونے سے شک میں نہیں پڑنا چاہئے۔

عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ ﷺ قَالَ : خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ تَرَاءَ یْنَا الْهِلاَلَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ ، وَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ لَیْلَتَیْنِ ، قَالَ : فَلَقِیْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْنَا : اِنَّا رَأَیْنَا الْهِلاَلَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ ، وَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَیْلَتَیْنِ ، فَقَالَ : اَیَّ لَیْلَةٍ رَأَیْتُمُوْهُ ؟ قَالَ فَقُلْنَا : لَیْلَةَ کَذَا وَ کَذَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْیَةِ فَهُوَ لَیْلَةِ رَأَیْتُمُوْهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''ہم عمرہ کے لئے (مدینہ سے) روانہ ہوئے جب نخلہ کے مقام پر پہنچے، تو سب نے (نیا) چاند دیکھا، کچھ لوگوں نے کہا ''یہ تو تیسری رات کا چاند لگتا ہے۔'' (بڑا ہونے کی وجہ سے) کچھ لوگوں نے کہا ''دوسری رات کا لگتا ہے۔'' ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے ان سے کہا ''ہم نے چاند دیکھا ہے کچھ لوگوں نے اسے تیسری رات کا کہا ہے کچھ نے دوسری رات کا۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا ''تم نے کون سی رات کا چاند دیکھا تھا؟'' ہم نے بتایا ''فلاں فلاں رات دیکھا تھا۔'' تو کہنے لگے ''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے دیکھنے کے لئے بڑا کر دیتا ہے لہٰذا وہ اسی رات کا چاند تھا، جس رات تم نے اسے دیکھا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 27 نیا چاند دیکھنے پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا رَأَی الْهِلاَلَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَهْلِلْهُ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلاَمَةِ وَالْاِسْلاَمِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❷ (حسن)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ''یا

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 577

❷ صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2745

الٰہی! ہم پر یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 28 چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر ختم کرنے کے لئے اس وقت حاضر علاقے یا ملک کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

مَسئلہ 29 دوران رمضان ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے پر اگر مسافروں کے روزوں کی تعداد حاضر علاقہ میں ماہ رمضان کے روزوں کی تعداد سے زائد بنتی ہو تو زائد دنوں کے روزے ترک کر دینے چاہئیں یا نفل روزے کی نیت سے رکھنے چاہئیں اگر تعداد کم بنتی ہو تو عید کے بعد مطلوبہ تعداد پوری کرنی چاہئے۔

عَنْ كُرَيْبٍ ﷺ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ ، فَقَالَ : فَقَدِمْتُ الشَّامَ ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَ أَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ : مَتٰى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ ؟ فَقُلْتُ : رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ : أَنْتَ رَأَيْتَهُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ! وَ رَآهُ النَّاسَ وَ صَامُوْا وَ صَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ : لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكَمِّلَ ثَلَاثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَوَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَ صِيَامِهٖ ؟ فَقَالَ : لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ (1)

حضرت کریب رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام) سے مروی ہے کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی) نے انہیں (کریب رضی اللہ عنہ کو) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس (کسی کام سے) شام بھیجا۔ کریب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے شام آ کر ان کا کام کیا۔ میں ابھی شام ہی میں تھا کہ

(1) مختصر صحیح مسلم ، للالبانی، رقم الحدیث 578

رمضان کا چاند نظر آ گیا۔ میں نے بھی جمعہ کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ (واپس) آ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چاند کے بارے مجھ سے دریافت کیا ''تم نے (وہاں) چاند کب دیکھا تھا؟'' میں نے جواب دیا ''ہم نے تو جمعہ کی رات دیکھا تھا۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر پوچھا ''کیا تم نے بھی دیکھا تھا؟'' میں نے جواب دیا ''ہاں! بہت سے دوسرے آدمیوں نے بھی دیکھا تھا اور سب لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (دوسرے دن یعنی ہفتہ کا) روزہ رکھا۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن (یعنی ایک دن کے فرق سے) دیکھا ہے۔ ہم اسی حساب سے روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے کر لیں یا چاند دیکھ لیں۔'' میں نے عرض کیا ''کیا آپ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رؤیت اور ان کے روزے کو کافی نہیں سمجھتے؟'' فرمایا ''نہیں! ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔'' اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 30 ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آ چکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆

أَلنِّـــــيَّةُ

نیت کے مسائل

مَسئلہ 31 اعمال کے اجروثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلٰى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا جس نے دنیا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی اسے صرف دنیا ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا) اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لئے ہجرت کی اسے بس عورت ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا۔)'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 32 دکھاوے کا روزہ شرک ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ صَلّٰى يُرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَ مَنْ صَامَ يُرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَ مَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ))رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

(صحيح)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مختصر صحيح بخاری ،للزبيدی، رقم الحديث 1

❷ الترغيب والترهيب ، لمحی الدين ديب ، الجزء الاول ، رقم الحديث 43

مَسئلہ 33 روزے کی نیت دل کے ارادے سے ہے۔ مروجہ الفاظ "وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ" سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 34 فرض روزے کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ ((مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلاَ صِيَامَ لَهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ❶ (صحیح)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔'' اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 35 نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے۔

مَسئلہ 36 نفلی روزہ کسی وقت کسی بھی وجہ سے توڑا جا سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) فَقُلْنَا : لاَ ، قَالَ ((فَاِنِّيْ اِذَنْ صَائِمٌ)) ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ ((اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا)) فَاَكَلَ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور پوچھا ''کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟'' ہم نے کہا ''نہیں!'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اچھا تو پھر میرا روزہ ہے۔'' کسی اور دن پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے ''میں نے عرض کیا'' یا رسول اللہ ﷺ! حیس (حلوہ) تحفہ آیا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تو لاؤ، میں صبح سے روزے سے تھا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 583

❷ مختصر صحیح مسلم، للالبانی ، رقم الحدیث 630

أَلسَّحُوْرُ وَالْإِفْطَارُ

سحری اور افطاری کے مسائل

مَسئلہ 37 سحری کھانے میں برکت ہے۔

مَسئلہ 38 نیند سے اٹھ جانے کے بعد جان بوجھ کر سحری ترک نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 39 رمضان المبارک میں فجر کی اذان سے پہلے سحری کے لئے اذان دینا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ بِلَالاً ﷺ كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ))مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو (سحری سے قبل) اذان دے دیا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دے دیں اس لئے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک فجر نہ ہو جائے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 40 افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں دیر سے کھانا انبیاء کرام علیہم السلام کا

❶ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 665
❷ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 663

طریقہ ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَثٌ مِنْ أَخْلاَقِ النُّبُوَّةِ تَعْجِيْلُ الْإِفْطَارِ وَ تَاخِيْرُ السُّحُوْرِ وَ وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین باتیں اخلاق نبوت سے ہیں ① روزہ جلدی افطار کرنا ② سحری دیر سے کھانا ③ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر باندھنا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 41 سحری کھاتے اذان ہو جائے تو کھانا فوراً ترک کرنے کی بجائے جلدی جلدی کھا لینا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((إِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَ الْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلاَ يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی اذان سنے اور پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 42 روزہ افطار کرنے کے لئے غروب آفتاب شرط ہے۔

عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رات آ جائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ کھول لے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحيح الجامع الصغير ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3034

❷ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی رقم الحديث 2060

❸ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 668

وضاحت : دوران سفر جہاز پر سوار ہوتے وقت اگر روزہ افطار کرنے میں پندرہ منٹ باقی ہوں لیکن پرواز کی مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر سورج ایک گھنٹہ بعد غروب ہوا تو روزہ بھی ایک گھنٹہ بعد (یعنی غروب آفتاب کے بعد) ہی افطار کیا جائے گا۔اسی طرح سحری کے وقت کا تعین بھی حاضر جگہ اور مقام کے لحاظ سے کیا جائے گا۔واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 43 تازہ کھجور،خشک کھجور (چھوہارہ) پانی سے روزہ افطار کرنا مسنون ہے۔

مَسئلہ 44 نمک سے روزہ افطار کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

(حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہاروں) سے افطار فرماتے اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے ہی افطار فرمالیتے۔اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 45 روزہ افطار کرتے وقت درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا أَفْطَرَ قَالَ ((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) ”پیاس ختم ہوئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا ثواب ان شاءاللہ پکا ہوگیا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 46 روزہ افطار کروانے والے کا اجر روزہ افطار کرنے والے کے برابر ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ (صحیح)

❶ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2065

❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی رقم الحدیث 2066

❸ صحیح سنن الترمذی ،للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 648

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لئے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 47 روزہ افطار کروانے والے کو درج ذیل دعا دینی چاہئے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ ((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ہاں روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا دیتے ((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ)) ''روزہ دار تمہارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے ہاں (رحمت لے کر) نازل ہوتے رہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے

[1] صحیح الترغیب والترھیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 993

صَـــلاةُ التَّــرَاوِيْــحِ

نمازِ تراویح کے مسائل

مَسئلہ 48 نمازِ تراویح گزشتہ صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ ((مَـنْ قَـامَ رَمَـضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 49 قیامِ رمضان یا نمازِ تراویح باقی مہینوں میں تہجد یا قیام اللیل کا دوسرا نام ہے۔

مَسئلہ 50 نمازِ تراویح (یا تہجد) کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں، لیکن غیر مسنون رکعتوں کی کوئی حد نہیں، جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ﷛ اَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَـضَـانَ ؟ فَـقَالَتْ : مَا كَانَ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَ لاَ فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْـرَةَ رَكْعَةً . يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلاَثًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ''رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ''رسول اللہ ﷺ رمضان

❶ مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحدیث 35
❷ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحدیث 426

میں رات کی نماز (یعنی تراویح) یا غیر رمضان کی رات کی نماز (یعنی تہجد) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول وحسن کا کیا کہنا، پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول وحسن کا کیا کہنا، پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 51 نماز تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔

مَسئله 52 نماز تراویح دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مَسئله 53 وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنی بھی مسنون ہے۔

عَنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُـصَـلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَـاءِ اِلَـى الْـفَجْرِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 54 رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن نماز تراویح باجماعت پڑھائی۔

مَسئله 55 خواتین نماز تراویح مسجد میں جا کر ادا کرسکتی ہیں۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَ قَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَـطْـرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! لَوْ نَـفَّـلْتَـنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ ((اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَـامِ حَتّٰـى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ)) ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلاَثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَ دَعَا اَهْلَهٗ وَ نِسَاءَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلاَحَ ، قُلْتُ لَهٗ : وَ مَا الْفَلاَحُ ؟ قَالَ

❶ صحيح مسلم ، كتاب المسافرين ، باب صلاة الليل و عدد ركعات النبي ﷺ في الليل

اَلسَّحُوْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے تیسویں رات کی ایک تہائی گزر جانے پر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی، پچیسویں شب آدھی رات گزر جانے پر نماز تراویح پڑھائی۔ ہم نے کہا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہی اچھا ہو، اگر آپ رمضان کی باقی راتوں میں بھی ہمیں نفل نماز پڑھائیں۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔" پھر رسول اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی حتی کہ تین روز باقی رہ گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں تیسری مرتبہ ستائیسویں شب تراویح پڑھائی۔ جس میں اپنے اہل وعیال کو بھی شامل کیا یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے ختم ہونے کا ڈر ہوا۔ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا "فلاح کیا ہے؟" حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "سحری!" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 56 ایک، تین یا پانچ وتر پڑھنا بھی مسنون ہے۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلَ، وَ مَنْ أَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْیَفْعَلْ وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْیَفْعَلْ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے، جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔" اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 57 ایک تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھنا مسنون ہے۔

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 646

❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 1260

مسئلہ 58 پہلی رکعت میں سورۃ ''اعلیٰ''، دوسری میں ''کافرون'' اور تیسری میں سورۃ ''اخلاص'' پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی﴾ وَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ ﴿قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ﴾ وَ فِی الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ لاَ یُسَلِّمُ اِلاَّ فِیْ آخِرِهِنَّ . رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ وتر کی تین رکعتوں میں سے پہلی میں ''سورۃ الاعلیٰ'' دوسری میں ''سورۃ کافرون'' اور تیسری رکعت میں ''سورۃ اخلاص'' پڑھا کرتے اور سلام آخری (یعنی تیسری) رکعت ہی میں پھیرتے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 59 نمازِ مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرنا درست نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لاَ تُوْتِرُوْا بِثَلاَثٍ اُوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلاَ تَشَبَّهُوْا بِصَلاَةِ الْمَغْرِبِ)) رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تین وتر (نمازِ مغرب کی طرح) نہ پڑھو بلکہ پانچ یا سات پڑھو اور (تین وتر، نمازِ مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے پڑھ کر وتروں کی) نمازِ مغرب سے مشابہت نہ کرو۔'' اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 60 وتروں میں دعا قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح پڑھنی جائز ہے۔

سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ ﷺ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ : قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّکُوْعِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَ بَعْدَهُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا

---

❶ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1606
❷ التعلیق المغنی، الجزء الثانی، رقم الصفحہ 25
❸ صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 971

''رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی ہے۔'' ایک روایت میں یوں ہے کہ ''رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح پڑھی ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 61 دعائے قنوت، جو نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو وتر میں پڑھنے کے لئے سکھائی، درج ذیل ہے:

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْقُنُوْتِ الْوِتْرِ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ، اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، وَ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ[1]

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعائے قنوت سکھائی ''الٰہی! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی، مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے، جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت عطا فرما، اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔ بلا شبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا، اے ہمارے پروردگار! تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے۔'' اسے ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 62 دوسری مسنون دعائے قنوت یہ ہے:

عَنْ عُمَرَ ﷛ اَنَّهُ قَنَتَ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ ، وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ ، نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ ،

[1] صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 968

اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ . رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے "یا اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں، تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں اور تیری ہر طرح کی بہترین تعریف کرتے ہیں، تیرا شکرادا کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے جو شخص تیری نافرمانی کرے ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں یا اللہ! ہم صرف تیری ہی راہ میں محنت اور جدوجہد کرتے ہیں ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک کافروں کو تیرا عذاب پہنچ کر رہے گا۔" اسے طحاوی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 63 تین رات سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((لَمْ یَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِیْ أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص تین رات سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھتا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 64 ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (شبینہ) خلاف سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ : لاَ أَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ قَرَءَ الْقُرْآنَ کُلَّهُ حَتّٰی الصَّبَاحِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "میں نہیں جانتی کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی صبح تک (ایک ہی رات میں) سارا قرآن مجید ختم کیا ہو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 65 سجدہ تلاوت میں یہ مسنون دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّیْلِ ((سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

❶ ارواء الغلیل، للالبانی، 2/163-165
❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1242
❸ صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1108

وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنِّسَائِيُّ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ''میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔'' اسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 66 فرض نمازوں کے علاوہ نفل نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھایا کرتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 67 نفلی عبادت میں جب تک شوق اور رغبت رہے، کرتے رہنا چاہئے، تکلیف یا تھکاوٹ محسوس ہو، تو چھوڑ دینا چاہئے۔

مسئلہ 68 عبادت میں اعتدال پسندیدہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❸

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نفل نماز اپنی طبیعت کی خوشی اور شوق کے مطابق پڑھو، جب طبیعت تھک جائے تو بیٹھ جاؤ۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لاَ يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❹

---

❶ صحيح سنن ابى داؤد، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1255
❷ كتاب الاذان ، باب امامة العبد والمولىٰ
❸ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 448
❹ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 712

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنی ہمت کے مطابق عبادت کرو، اللہ (اجر دیتے دیتے) کبھی نہیں تھکتا جبکہ تم (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتے ہو۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا عَبْدَاللّٰهِ ! لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے عبداللہ! تم فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو (عبادت کے لئے) اٹھا کرتا تھا، پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 717

رُخْصَــــةِ الصَّـــوْم
روزوں میں رخصت کے مسائل

مَسئلہ 69 سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا دونوں درست ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ ﷺ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ ؟ وَ كَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ ، فَقَالَ ((اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَ اِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا ''کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟'' اور وہ کثرت سے روزے رکھنے والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اگر چاہے تو رکھ چاہے نہ رکھ۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَ مِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَ لاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولہویں روزے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض لوگوں نے چھوڑ دیا نہ روزہ دار نے بے روزے پر اعتراض کیا نہ بے روزے نے روزہ دار پر اعتراض کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 70 حیض و نفاس والی عورت کو مذکورہ حالت میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے ، حیض یا نفاس ختم ہونے کے بعد روزے کی قضا ادا کرنی ہوگی۔

❶ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحدیث 684

❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی، رقم الحدیث 599

مسئلہ 71 دودھ پلانے والی حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے بعد میں صرف قضا ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((أَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَ لَمْ تَصُمْ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کیا ایسا نہیں (یعنی ایسا ہے) کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اوران کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکِ الْکَعْبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَ شَطْرَ الصَّلاَةِ وَ عَنِ الْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ موخر کرنے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ موخر کرنے کی رخصت دی ہے۔'' اسے احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ اَبُو الزِّنَادِ رَحِمَهُ اللّٰهُ : اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَاْتِیْ کَثِیْرًا عَلٰی خِلاَفِ الرَّأْیِ فَمَا یَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنْ اِتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِکَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِی الصِّیَامَ وَ لاَ تَقْضِی الصَّلاَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الصوم ، باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ

❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 575

❸ کتاب الصوم ، باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ

مَسئلہ 72 سفر یا جہاد میں دشواری کے پیش نظر روزہ ترک کیا جا سکتا ہے اور اگر رکھا ہو تو توڑا جا سکتا ہے اس کی صرف قضا ہوگی کفارہ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ فَلَمَّا بَلَغَ الْكَدِيْدَ ، اَفْطَرَ ، فَاَفْطَرَ النَّاسُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں مکہ کی طرف (چڑھائی کے ارادے سے نکلے) جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور لوگوں نے بھی توڑ دیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 73 بڑھاپا یا ایسی بیماری، جس کے ختم ہونے کی توقع نہ ہو، کی وجہ سے روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ اَنْ يُفْطِرَ وَ يُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا وَ لاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ ❷ (صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے لیکن وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو (دو وقت کا) کھانا کھلائے اور اس پر کوئی قضا نہیں۔'' اسے دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 74 ایسے تمام امور جن میں روزے کی رخصت ہے مثلاً بیماری، سفر، بڑھاپا، جہاد، عورت کے معاملے میں حمل اور ارضاع (دودھ پلانے والی) وغیرہ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شوق سے روزہ رکھ لے لیکن بعد میں روزہ نبھا نہ سکے، تو اسے روزہ توڑ دینا چاہئے، اس صورت میں صرف

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 680

❷ نيل الاوطار ، كتاب الصيام ، باب ماجاء فى المريض والشيخ

قضا ہوگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَرَأٰی زِحَامًا وَ رَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا هٰذَا؟)) فَقَالُوْا : صَائِمٌ . فَقَالَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا لوگ ایک آدمی پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ''کیا بات ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا ''روزہ دار ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دوران سفر (اس حالت میں) روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

★★*

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 681

صِيَامُ الْقَضَاءِ
قضا روزوں کے مسائل

مَسئلہ 75 فرض روزے کی قضا آئندہ رمضان سے پہلے کسی وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أُسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَهُ اِلاَّ فِيْ شَعْبَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ''مجھ پر رمضان کے روزے باقی رہتے اور میں قضا روزے شعبان سے پہلے رکھنے کا موقع نہ پاتی۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 76 فرض روزوں کی قضا متفرق طور پر یا لگاتار دونوں طرح جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : نَزَلَتْ ﴿ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَتَابِعَاتٌ﴾ فَسَقَطَتْ ﴿ مُتَتَابِعَاتٍ.﴾ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''روزوں کے بارہ میں پہلے یہ آیت نازل ہوئی کہ قضا روزے (رمضان کے علاوہ) دوسرے دنوں میں مسلسل رکھے جائیں، لیکن بعد میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ختم ہو گیا۔'' اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : لاَ بَأْسَ اَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

---

❶ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 703

❷ نيل الاوطار ، كتاب الصيام ، باب قضاء رمضان متتابعا و متفرقا

❸ كتاب الصوم ، باب متى يقضي قضاء رمضان؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قضا روزے رکھنے میں) الگ الگ روزے رکھے جائیں، تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''دوسرے دنوں میں تعداد پوری کی جائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 77 مرنے والے کے قضا روزے اس کے وارث کو رکھنے چاہئیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص مرجائے اور اس پر فرض روزے رکھنے باقی ہوں تو اس کا وارث (اس کی طرف سے) قضا روزے رکھے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 78 نفلی روزے کی قضا ادا کرنی واجب نہیں۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ – فَتْحِ مَكَّةَ – جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ أُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَتْ : فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَ كُنْتُ صَائِمَةً ، فَقَالَ لَهَا ((أَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا؟)) قَالَتْ : لَا ، قَالَ ((فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❷

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یوم فتح یعنی فتح مکہ کے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی بائیں طرف آ کر بیٹھیں اور میں (یعنی ام ہانی رضی اللہ عنہا) آپ ﷺ کے دائیں طرف، اتنے میں ایک لونڈی برتن لے کر آئی، جس میں پینے کی کوئی چیز تھی، لونڈی نے وہ برتن رسول اللہ ﷺ کو دیا، آپ ﷺ نے اس برتن سے پیا، پھر وہ برتن مجھے دیا، میں نے بھی اس سے پیا اور کہا ''یا رسول اللہ ﷺ! میرا روزہ تھا، میں نے (آپ ﷺ کا جھوٹا پینے کے لئے) روزہ توڑ دیا۔'' آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تم نے قضا روزہ رکھا تھا؟'' میں نے عرض کیا ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر نفلی روزہ تھا، تو کوئی حرج

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 704

❷ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2145

کی بات نہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 79 اگر کسی نے بادل کی وجہ سے روزہ قبل از وقت افطار کرلیا لیکن بعد میں یقین ہوگیا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا، اس صورت میں قضا واجب ہوگی اسی طرح سحری کے وقت کھانا کھالیا اور بعد میں یقین ہوگیا کہ صبح صادق ہو چکی تھی، اس صورت میں بھی قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : اَفْطَرْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، قُلْتُ لِهِشَامٍ : اُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ ؟ قَالَ : بُدٌّ مِنْ ذٰلِکَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک روز ہم نے بادل کی وجہ سے روزہ افطار کرلیا بعد میں سورج نکل آیا، (حدیث کے ایک راوی اسامہ کہتے ہیں) میں نے ہشام (دوسرا راوی) سے پوچھا ''کیا لوگوں کو اس وجہ سے قضا کا حکم دیا گیا تھا؟'' ہشام نے جواب دیا ''قضا کے بغیر کوئی چارہ ہے؟''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

○✹○✹○

---

[1] صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1358

أَلْحَالاَتُ الَّتِیْ لاَ یَکْرَهُ فِیْهَا الصَّوْمُ

وہ امور جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

مَسئله 80 بھول چوک سے کھا پی لینا روزے کو توڑتا ہے نہ مکروہ کرتا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا نَسِیَ فَأَکَلَ وَ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَ سَقَاهُ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 81 مسواک کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَسْتَاکُ وَ هُوَ صَائِمٌ مَا لاَ أُحْصِیَ أَوْ أَعُدُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ گن نہیں سکتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 82 گرمی کی شدت سے روزہ دار سر میں پانی بہا سکتا ہے اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَأْسِهِ الْمَاءَ وَ هُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ ❸

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 940
❷ کتاب الصوم ، باب سواک الرطب والیابس
❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2082

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے کہا ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ روزے میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 83 روزے کی حالت میں مذی خارج ہو یا احتلام ہو جائے، تو روزہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ عِكْرِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ : اَلصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَ لَيْسَ مِمَّا خَرَجَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ''روزہ کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے جسم سے خارج ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 84 سر میں تیل لگانے، کنگھی کرنے یا آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ 85 ہنڈیا کا ذائقہ چکھنا، تھوک نگلنا اور مکھی کے حلق میں چلے جانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ 86 روزہ دار گرمی کی شدت میں کپڑا پانی میں تر کر کے بدن پر رکھ سکتا ہے، اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷛ : اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلاً ❷

قَالَ الْحَسَنُ ﷬: لاَ بَأْسَ بِالسَّعُوْطِ لِلصَّائِمِ اِنْ لَمْ يَصِلْ اِلٰى حَلْقِهِ وَ يَكْتَحِلَ ❸

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : لاَ بَأْسَ اَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ ❹

قَالَ عَطَاءٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ : يَبْتَلِعُ رِيْقَهُ ❺ قَالَ الْحَسَنُ ﷬ : اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلاَ

---

❶ كتاب الصوم ، باب الحجامة والقيء للصائم　❷ كتاب الصوم ، باب اغتسال الصائم

❸ كتاب الصوم ، باب قول النبي اذا توضاء فليستنشق　❹ كتاب الصوم ، باب اغتسال الصائم

❺ كتاب الصوم ، باب اغتسال الصائم

شَیْءَ عَلَیْہِ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے تیل کنگھی کر لینا چاہئے۔''

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''روزہ دار کے لئے ناک میں دوا ڈال لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے نیز روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''روزہ دار ہنڈیا یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ چکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔''

حضرت عطاء رحمہ اللہ نے کہا ''روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔''

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ''اگر مکھی روزہ دار کے حلق میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔''

مسئلہ 87 اگر کسی پر غسل فرض ہو، لیکن دیر سے اٹھے، تو سحری کھا کر غسل کر سکتا ہے، البتہ کھانے سے قبل وضو کر لینا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ : کُنْتُ اَنَا وَ أَبِیْ فَذَھَبْتُ مَعَہٗ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : أَشْھَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِنْ کَانَ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰی أُمِّ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَالَتْ : مِثْلَ ذٰلِکَ . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ''میں گواہی دیتی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت میں صبح کرتے اور (غسل کئے بغیر) روزہ رکھتے (بعد میں نماز فجر سے پہلے غسل فرماتے) پھر ہم (دونوں) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہوں نے بھی یہی بات کہی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الصوم ، باب ، الصائم، اذا اكل او شرب ناسياً

❷ كتاب الصوم ، باب اغتسال الصائم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ اَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے ،تو پہلے نماز کی طرح کا وضو فرما لیتے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 88 روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ : هَشِشْتُ فَقَبَّلْتُ وَ اَنَا صَائِمٌ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيْمًا قَبَّلْتُ وَ أَنَا صَائِمٌ ، قَالَ ((أَ رَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَ أَنْتَ صَائِمٌ)) قُلْتُ : لَا بَأْسَ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَمَهْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ ❷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میرا جی چاہا اور میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''آج میں نے بڑا (غلط) کام کیا ہے ، روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اچھا بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں کلی کر لو تو پھر؟'' میں نے عرض کیا ''کلی میں کیا حرج ہے۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''پھر کس چیز میں حرج ہے؟'' (یعنی بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں) اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 89 روزے میں پچھنے لگوانا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ صَائِمٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : علاج کے طور پر سوئی، بلیڈ یا استرے کے ساتھ جسم کے کسی حصہ سے خون نکالنے کو پچھنے لگوانا کہتے ہیں۔

○✱○✱○

---

❶ مختصر صحیح مسلم، للالبانی ، رقم الحدیث 162
❷ صحیح سنن ابی داؤد ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2089
❸ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 942

أَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ لاَ يَجُوْزُ فِعْلُهَا فِي الصَّوْمِ

وہ امور جو روزے کی حالت میں جائز نہیں

مسئلہ 90 غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا روزے کی حالت میں بدرجہ اولٰی ناجائز ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلصِّيَامُ جُنَّةٌ وَ اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَ لاَ يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''روزہ ڈھال ہے۔ لہٰذا جب کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے۔ بیہودہ پن نہ دکھائے اگر کوئی دوسرا شخص روزہ دار سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑے تو روزہ دار کہہ دے (بھائی) میں روزے سے ہوں۔'' (تمہاری باتوں کا جواب نہیں دوں گا۔)'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 91 روزہ کی حالت میں بیہودہ، فحش اور جہالت کے کام یا گفتگو کرنا منع ہے۔

---

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی، رقم الحدیث 925

❷ کتاب الصوم ، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ الصِّیَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصِّیَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفْثِ فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ اَوْ جَهِلَ عَلَیْكَ فَلْتَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ)). رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ بیہودہ اور فحش کاموں سے رکنے کا نام ہے، لہٰذا اگر روزہ دار سے کوئی گالی گلوچ کرے یا جہالت سے پیش آئے تو اسے کہہ دینا چاہئے میں روزے سے ہوں۔" (یعنی تمہارا جواب نہیں دوں گا) اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((لَا تُسَابَّ وَ اَنْتَ صَائِمٌ فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ فَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَ اِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں "روزہ کی حالت میں کسی کو گالی نہ دو اگر کوئی دوسرا گالی دے، تو اسے کہہ دو میں روزہ سے ہوں، اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔" اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 92 جو روزہ دار اپنی شہوت پر قابو نہ رکھتا ہو اس کے لئے بیوی سے بغلگیر ہونا یا بوسہ لینا جائز نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُ وَ یُبَاشِرُ وَ هُوَ صَائِمٌ وَ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور بغلگیر ہوتے لیکن وہ اپنی شہوت پر سب سے زیادہ قابو پانے والے تھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَرَخَّصَ لَهٗ ، وَ

---

❶ ابن خزیمہ للدکتور محمد مصطفی الاعظمی ، الجزء الثالث رقم الحدیث 1996

❷ ابن خزیمہ للدکتور محمد مصطفی الاعظمی ، الجزء الثالث رقم الحدیث 1994

❸ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث 939

أَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ ، فَإِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَهُ شَیْخٌ ، وَ الَّذِیْ نَهَاهُ شَابٌّ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں (بیوی سے) بغلگیر ہونے کے بارہ میں سوال کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی پھر ایک اور آدمی آیا اس نے وہی سوال پوچھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے منع فرما دیا (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جس کو نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا وہ جوان تھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 93 روزے کی حالت میں کلی کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا جائز نہیں کہ حلق تک پہنچنے کا خدشہ ہو۔

عَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! أَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ ؟ قَالَ ((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ خَلِّلْ بَیْنَ الْأَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت لقیط بن صبرہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا "یا رسول اللہ ﷺ! وضو کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو، لیکن اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔" اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

○○*

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2090
❷ صحیح سنن الترمذی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 631

أَلْأَشْيَاءُ الَّتِيْ تُفْسِدُ الصَّــــوْمِ

روزے کوفاسد کرنے یاتوڑنے والے امور

مَسْئلہ 94 روزہ کے دوران جماع کرنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے، اس پر کفارہ بھی ہے قضا بھی۔

مَسْئلہ 95 روزہ کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ محتاجوں کا کھانا کھلانا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هَلَكْتُ قَالَ ((مَالَكَ ؟)) قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِيْ وَ أَنَا صَائِمٌ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؟)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((اِجْلِسْ)) فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ - وَ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ : ((أَيْنَ السَّائِلُ ؟)) فَقَالَ : أَنَا ، قَالَ ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : عَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آئے اور کہنے لگے ''یارسول اللہ ﷺ! میں ہلاک ہوگیا۔'' نبی اکرم ﷺ نے پوچھا ''کیابات ہے؟'' اس نے کہا ''میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ''کیا تو ایک غلام آزاد کرسکتا

[1] مشکوۃ المصابیح، للالبانی ، رقم الحدیث 2004

ہے؟" اس نے کہا "نہیں!" نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت کیا "کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟" اس نے عرض کیا "نہیں۔" نبی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا "کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟" اس نے عرض کیا "نہیں۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھا بیٹھ جاؤ۔" نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر رکے۔ ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک کھجور کا عرق لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکرے کو کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟" اس نے عرض کیا "میں حاضر ہوں۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کردے۔" اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟ واللہ! مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔" رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّيْ أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ((تَصَدَّقْ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَ صُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [1]

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا "میں نے رمضان کا روزہ توڑ دیا ہے۔" نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا "صدقہ کر، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور روزے کی قضا ادا کر۔" اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا ہے۔

وضاحت : آج بھی اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو اور تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے حسب استطاعت صدقہ کردینا چاہئے لیکن جب تینوں میں سے کسی ایک کام کی بھی استطاعت حاصل ہو جائے تو کفارہ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 96 قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا واجب ہے۔

مسئلہ 97 خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ ، وَ إِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

[1] ارواء الغليل ، للالبانی 92/4

[2] صحيح سنن ابی داؤد ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2084

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس روزہ دار کو خود بخود قے آئے اس پر قضا نہیں ہے، البتہ جو روزہ دار قصداً قے لائے وہ قضا روزہ رکھے۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا واجب ہے۔

مَسئلہ 98 حیض یا نفاس شروع ہونے سے عورت کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، روزے کی قضا ہے، نماز کی نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَ لَمْ تَصُمْ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور عورتوں کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ اَبُو الزِّنَادِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَنَّ السُّنَنَ وَ وُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَاْتِیْ کَثِیْرًا عَلٰی خِلَافِ الرَّاْیِ فَمَا یَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنْ اِتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِکَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِی الصِّیَامَ وَ لَا تَقْضِی الصَّلَاةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

◇◇◇

---

❶ کتاب الصوم ، باب الحائض تترک الصوم والصلاة

❷ کتاب الصوم ، باب الحائض تترک الصوم والصلاة

صِيَامُ التَّطَوُّعِ
نفلی روزے

مَسئلہ 99 نفلی روزے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور کردیں گے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 100 ہر سال کے شوال کے چھ روزے رکھنے کا ثواب عمر بھر کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر (ہر سال) شوال میں بھی چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔'' اسے مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : 30+6=36x10=360 روزوں کا ثواب یعنی سال بھر اور اگر ہر سال کے رمضان کے بعد (ہر سال باقاعدگی سے) شوال کے چھ روزے رکھے جائیں تو عمر بھر کے روزوں کا ثواب ہوجائے گا۔

❶ مشكوة المصابيح، للالبانی ، رقم الحديث 2004
❷ صحیح سنن ابی داؤد ، الجزء الثانی ،رقم الحديث 2125

مسئلہ 101 باقاعدگی سے ایام بیض (چاند کی 15/14/13 تاریخ) کے روزے رکھنے سے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیانی عرصہ میں ہر ماہ تین دن (ایام بیض) کے روزے رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : 3x12=36x10=360 روزے۔

مسئلہ 102 سفر میں نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ ﷺ اَنَّهٗ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ ((اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَ اِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)) رَوَاهُ النِّسَائِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر چاہو تو رکھو چاہو تو نہ رکھو'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 103 جہاد یا حج کے سفر میں روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیتے ہیں

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 99 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 104 سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا رسول اکرم ﷺ کو پسند تھا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَ اَنَا صَائِمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸

---

❶ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 620

❷ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2180

❸ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 596

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کئے جائیں تو میں (اس وقت) روزہ سے ہوں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 105 یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کا ایک روزہ ایک گزشتہ اور ایک آئندہ یعنی دوسال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے جبکہ یوم عاشورا (10 محرم) کا روزہ گزشتہ ایک سال کے (صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ أُحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ وَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أُحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزہ کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ معاف فرمائیں گے اور یوم عاشورہ کے روزہ کے بدلہ میں گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 106 صرف 10 محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 129 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 107 رسول اکرم ﷺ شعبان کے مہینے میں باقی سب مہینوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَ مَا رَأَیْتُهٗ فِیْ شَهْرٍ أَکْثَرَ مِنْهُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا نہ ہی شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے دیکھا

---

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 620

[2] اللؤلؤ والمرجان ،الجزء الاول ، رقم الحدیث 711

ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : 15 شعبان کو خاص طور پر روزہ رکھنے کی تمام احادیث غیر معتبر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو چیز صحیح احادیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ اس مہینے میں رسول اکرم ﷺ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 108 نفلی روزہ رکھنے میں ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھنے کا طریقہ سب سے افضل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((صُمْ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَ ثَةَ اَیَّامٍ)) قُلْتُ : اِنِّیْ أَقْوٰی مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَرْفَعُنِیْ حَتّٰی قَالَ ((صُمْ يَوْمًا وَ أَفْطِرْ يَوْمًا فَاِنَّهُ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَ هُوَ صَوْمُ اَخِیْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر ماہ تین دن کے روزے رکھو۔'' میں نے عرض کیا ''مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔'' رسول اللہ ﷺ برابر مجھ سے روزے کم کراتے رہے حتی کہ آپ نے فرمایا ''ایک دن روزہ رکھو ایک دن ترک کرو، یہ افضل ترین روزے ہیں، میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا یہی طریقہ تھا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 109 محرم کے مہینہ میں روزے رکھنے کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ ، وَ أَفْضَلُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلاَةُ اللَّيْلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں، جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 110 سوموار کے روزے کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ ((فِيْهِ وُلِدْتُ وَ فِيْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

❶ منتقی الاخبار، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2248
❷ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث 610
❸ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث 624

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس دن میں پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 111 ذی الحجہ کے پہلے 9 روزے رکھنا مستحب ہے۔

مَسئلہ 112 ہر ماہ کوئی سے 3 روزے رکھنا مستحب ہے۔

مَسئلہ 113 ہر ماہ کے پہلے سوموار اور پہلی دونوں جمعرات کے روزے رکھنا بھی آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا۔

عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعَةً مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَ خَمِيْسَيْنِ. رَوَاهُ النِّسَائِيُّ [1] (صحيح)

نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ذی الحجہ کے (پہلے) نو روزے اور یوم عاشور کا روزہ رکھا کرتے تھے نیز ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے ایک روزہ ہر ماہ کے پہلے سوموار کو اور ہر ماہ کی پہلی دو جمعرات کو (ایک ایک روزہ)۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 114 نفلی روزے کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 35 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 115 نفلی روزے کی قضا واجب نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 78 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 116 نفلی عبادت میں اعتدال اور میانہ روی افضل ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 68 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 117 صیام اربعین (مسلسل چالیس روزوں کا چلّہ) سنتِ رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

[1] صحيح سنن النسائي ، للالباني ، الجزء الثاني، رقم الحديث 2274

اَلصِّـــیَام الْمَــمْنُوْعُ وَالْمَـكْرُوْهُ

ممنوع اور مکروہ روزے

مَسئلہ 118 عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روزے رکھنا منع ہیں۔

عَنْ أَبِیْ عُبَیْدٍ ﷺ قَالَ : شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ : هٰذَانِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِیَامِهِمَا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَالْیَوْمُ الْآخَرُ تَاْکُلُوْنَ فِیْهِ مِنْ نُسُکِکُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید ادا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "ان دو، دنوں کے روزے رکھنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے پہلا دن جب تم اپنے روزے ختم کرو، دوسرا دن جب تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 119 صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

مَسئلہ 120 اگر کوئی شخص اپنے معمول کے مطابق جمعہ کا روزہ رکھے تو جائز ہے مثلاً اگر کوئی شخص ہر دوسرے یا تیسرے دن روزے رکھنے کا عادی ہے اور کسی دن جمعہ کا روزہ آ جاتا ہے تو وہ جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَخْتَصُّوْا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِیَامٍ مِنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ ، وَ لَا تَخُصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِیَامٍ مِنْ بَیْنِ الْأَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَصُوْمُهُ اَحَدُکُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جمعہ کی رات (جمعہ اور

❶ کتاب الصوم ، باب صوم یوم الفطر

❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ،رقم الحدیث 626

جمعرات کی درمیانی رات) کو قیام اللیل کے لئے مقرر نہ کرو اور نہ جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرو، ہاں اگر کوئی شخص روزے رکھنے کا عادی ہو اور اس میں جمعہ آ جائے تو پھر جائز ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((لاَ یَصُوْمُ اَحَدُكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلاَّ یَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''کوئی آدمی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے اگر رکھنا چاہے تو ایک دن پہلا یا پچھلا ساتھ ملا کر رکھے۔'' (یعنی جمعرات اور جمعہ کا یا جمعہ اور ہفتہ کا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 121 صوم وصال (یعنی شام کے وقت روزہ افطار نہ کرنا اور کچھ کھائے پیئے بغیر اگلا روزہ شروع کر دینا) مکروہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ، اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ ((وَ اَیُّكُمْ مِثْلِیْ ؟ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَ یَسْقِیْنِ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات کو سوتا ہوں، تو مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 122 رمضان شروع ہونے سے پہلے استقبال کے طور پر روزے رکھنا منع ہیں۔

مسئلہ 123 اگر کوئی شخص اپنے گزشتہ معمول کے مطابق روزے رکھتا چلا آ رہا ہے اور وہ دن اتفاقاً رمضان سے ایک یا دو روز پہلے آ گیا تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ

❶ كتاب الصوم ، باب صوم يوم الجمعة

❷ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول، رقم الحديث 671

يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رمضان سے ایک یا دو روز پہلے کوئی آدمی روزہ نہ رکھے، البتہ وہ شخص جو اپنے معمول کے مطابق روزے رکھتا آ رہا ہے وہ رکھ سکتا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 124 مسلسل روزے رکھنا منع ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا عَبْدَاللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ)) فَقُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ ((فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَ أَفْطِرْ وَ قُمْ وَ نَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَ اِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ''اے عبداللہ! مجھے خبر ملی ہے کہ تم (ہمیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایسا مت کرو، روزہ رکھو بھی ترک بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو، تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے جس نے مسلسل روزے رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 125 ایام تشریق (یعنی 13/12/11 ذوالحجہ) کے روزے رکھنا منع ہیں البتہ جو حاجی قربانی نہ دے سکے، وہ منیٰ میں ایام تشریق کے روزے رکھ سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ عُمَرَ ؓ قَالَا : لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 657

❷ مشكوة المصابيح ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2057

❸ كتاب الصوم ، باب صيام ايام التشريق

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس حاجی کے، جو قربانی دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 126 حاجی کو عرفات میں 9 ذوالحجہ (یوم عرفہ) کا روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِيْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِحِلاَبٍ ، وَ هُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے روزہ میں شک کیا، تو انہوں (یعنی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کے پاس دودھ بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس پیالہ سے دودھ پیا۔ اس وقت آپ (میدان عرفات کے) موقف میں کھڑے تھے اور لوگ آپ ﷺ کو دیکھ رہے تھے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 127 نصف شعبان کے بعد روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلاَ تَصُوْمُوْا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب نصف شعبان باقی رہ جائے (یعنی رمضان سے پندرہ دن پہلے) تو نفلی روزے نہ رکھو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 128 عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلاَّ بِاِذْنِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❸ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر سوائے رمضان کے روزوں کے نفلی روزہ نہ رکھے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 129 صرف عاشورا (10 محرم) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے 9 اور 10 محرم یا

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 687
❷ صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 590
❸ ابواب الصوم ، باب ماجاء فى كراهية صوم المراة الا باذن زوجها

10 اور 11 محرم دو دن کے روزے رکھنے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اَنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ)) قَالَ : فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء (دس محرم) کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! دس محرم تو یہود و نصاریٰ کے نزدیک بڑی عظمت کا دن ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اچھا آئندہ سال ہم ان شاء اللہ! (دس محرم کے ساتھ) نو محرم کا روزہ بھی رکھیں گے۔" لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یوم عاشورا (10 محرم) کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے تھے۔ ان سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا "اس روز اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا، لہٰذا ہم شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔" رسول اللہ ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا "یہودیوں کی نسبت ہم موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔" اور مسلمانوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ مگر جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے تب آپ ﷺ نے فرمایا "اب جو چاہے دس محرم کا روزہ رکھے جو نہ چاہے نہ رکھے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 130 صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا عُوْدَ عِنَبَةٍ اَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهَا)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ[2]

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی بہن صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہفتے کا روزہ سوائے فرض روزے کے نہ رکھو اگر کھانے کو اور کوئی چیز نہ ملے تو انگور کی لکڑی یا کسی درخت کی چھال ہی چبالو۔" اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ہفتہ چونکہ اہل کتاب کی عید کا دن تھا، لہٰذا آپ ﷺ نے ان کی مخالفت کے لئے ہفتہ کے ساتھ جمعہ یا اتوار کا دن ملا کر روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

---

[1] كتاب الصيام ، باب صوم يوم عاشورا

[2] ابن خزيمه ، للدكتور محمد مصطفى الاعظمى ، الجزء الرابع ، رقم الحديث 2164

اَلْاِعْتِكَافُ

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ 131 اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے اور اس کی مدت دس یوم ہے۔

مسئلہ 132 ہر مسلمان کو رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ وَ كَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن پڑھا جاتا۔ جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے سامنے دو بار قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی اس سال بیس یوم کا اعتکاف فرمایا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 133 اعتکاف کے لئے فجر کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ بیٹھنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے، تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❶ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2099

❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2152

مسئلہ 134 اعتکاف کرنے والے کی بیوی ملاقات کے لئے آ سکتی ہے اور اعتکاف کرنے والا بیوی کو گھر تک چھوڑنے کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلاً فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے، میں رات کو نبی اکرم ﷺ سے ملنے آئی اور باتیں کرتی رہی، واپس جانے کے لئے اٹھی تو نبی اکرم ﷺ مجھے چھوڑنے کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 135 مردوں کو اعتکاف مسجد میں ہی کرنا چاہئے۔

مسئلہ 136 رمضان میں اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ 137 حالت اعتکاف میں بیمار پرسی کے لئے جانا، جنازے میں شریک ہونا، بیوی سے مجامعت کرنا، بشری تقاضوں کے بغیر اعتکاف کی جگہ سے باہر جانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَ لَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَ لَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَ لَا يُبَاشِرُهَا وَ لَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَ لَا اِعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَ لَا اِعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی کو نہ جائے، جنازے میں شریک نہ ہو، بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے مجامعت کرے، اعتکاف کی جگہ سے ایسے ضروری کام (یعنی قضائے حاجت، فرض غسل وغیرہ) کے بغیر نہ نکلے، جس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو، اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 138 عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہئے۔

---

❶ منتقی الاخبار، الجزء الاول، رقم الحدیث 2280

❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2160

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کا آخری عشرہ (21 سے 30 رمضان المبارک) تک اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 139 اگر کسی کو اعتکاف کے لئے دس دن میسر نہ آسکیں تو جتنے دن میسر ہوں اتنے دنوں کا ہی اعتکاف کر لینا چاہئے حتی کہ ایک رات کا اعتکاف بھی درست ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؟ قَالَ ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا ''میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی (پوری کروں یا نہ کروں؟)'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنی نذر پوری کر۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

❶ مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 633
❷ كتاب الصوم ، باب اعتكاف ليلا

فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل

مَسئلہ 140 لیلۃ القدر میں عبادت گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 141 لیلۃ القدر کی سعادت سے محروم رہنے والا بہت ہی بدنصیب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ هٰذَا الشَّهَرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ لاَ يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلاَّ مَحْرُوْمٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ جو مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر ومنزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے) سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔'' نیز فرمایا ''لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بدنصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 142 لیلۃ القدر، رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنی چاہئے۔

❶ صحیح بخاری ، کتاب الصوم ، باب فضل لیلة القدر

❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ،الجزء الاوال ، رقم الحدیث 1333

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رمضان کے آخری عشرے (دس دن) کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143 **رمضان کے آخری عشرے میں بہت زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔**

مسئلہ 144 **رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل وعیال کو عبادت کے لئے خصوصی ترغیب دلانا مسنون ہے۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَجْتَهِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لاَ يَجْتَهِدُ فِیْ غَيْرِهٖ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''رمضان کے آخری عشرے میں نبی اکرم ﷺ باقی دنوں کی نسبت عبادت میں زیادہ کوشش فرماتے تھے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَ أَحْيٰ لَيْلَهٗ وَ أَيْقَظَ أَهْلَهٗ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لئے) کمر بستہ ہوجاتے، راتوں کو جاگتے اوراپنے اہل وعیال کو بھی جگاتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 145 **آخری عشرہ کی تمام راتوں میں جاگنے کی فرصت نہ پانے والوں کے لئے لیلۃ القدر کا بھرپور ثواب حاصل کرنے کے لئے دو اہم احادیث۔**

① عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ

---

❶ كتاب الصوم ، باب تحرى ليلة القدر فى الوتر من العشر الاواخر
❷ صحيح سنن ابن ماجة، للالبانى ، الجزء الاول، رقم الحديث 1429
❸ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 730

قِیَامُ لَیْلَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے (رمضان میں) امام کے واپس ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کے لئے ساری رات قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

② عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ كُلَّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا نصف رات قیام کیا اور جس نے (نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد) صبح کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا ساری رات قیام کیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 147 رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کثرت سے تلاوت قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ فرمایا کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَ كَانَ أَجْوَدَ مَا یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاهُ جِبْرِیْلُ وَ كَانَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَلْقَاهُ كُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰی یَنْسَلِخَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ اَلْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِیَهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ❸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بہت سخی تھے، لیکن رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات آپ ﷺ سے ملا کرتے اور نبی اکرم ﷺ رمضان گزرنے تک انہیں قرآن مجید سناتے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت تیز ہواؤں

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1646

❷ مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 324

❸ صحیح بخاری ، کتاب الصوم ، باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان

سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 147 لیلۃ القدر میں یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! أَ رَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ اَىَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا ؟ قَالَ : قُوْلِيْ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے پوچھا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں؟'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہو ''یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرما۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

***

[1] مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، رقم الحدیث 2091

صَــدَقَــةُ الْفِــطْـرِ

صدقۂ فطر کے مسائل

مَسئلہ 148 صدقۂ فطر فرض ہے۔

مَسئلہ 149 صدقہ فطر کا مقصد روزے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں سے خودکو پاک کرنا ہے۔

مَسئلہ 150 صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہیے ورنہ عام صدقہ شمار ہوگا۔

مَسئلہ 151 صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکاۃ کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَ طُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ ،فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ ، وَ مَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر، روزے دار کو بیہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا ہے۔جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا۔'' اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 152 صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع ہے، جو پونے تین سیر یا ڈھائی کلو گرام کے برابر ہے۔

مَسئلہ 153 صدقۂ فطر ہر مسلمان غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، روزہ

---

❶ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ،الجزء الاوال ، رقم الحديث 1480

دار ہو یا غیر روزہ دار، صاحب نصاب ہو یا نہ ہو، سب پر فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو، غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک میسر نہ ہو وہ صدقہ ادا کرنے سے مستثنیٰ ہے۔

مسئلہ 154 صدقۂ فطر غلہ کی صورت میں دینا افضل ہے۔

مسئلہ 155 گیہوں، چاول، جَو، کھجور، منقہ یا پنیر میں سے جو چیز زیر استعمال ہو، وہی دینی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ يَقُوْلُ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقہ دیا کرتے تھے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 156 صدقۂ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے، لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ 157 صدقۂ فطر گھر کے سرپرست کو گھر کے تمام افراد بیوی، بچوں اور ملازموں کی طرف سے ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْطِيْ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى إِنْ كَانَ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر

❷ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 572

يُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا لِلَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتی کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے تھے جو قبول کرتے اور عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الزکاۃ ، باب صدقة الفطر علی الحر والمملوک

صَـــلاَ ةُ الْعِـيْـدَيْنِ

نمازعیدین کے مسائل

مَسئلہ 158 عید کے روز غسل کرنا، خوشبو لگانا اور مسواک کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ هٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ جَعَلَهُ اللّٰہُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فَمَنْ جَاءَ اِلَی الْجُمُعَةِ فَلْیَغْتَسِلْ وَ اِنْ کَانَ طِیْبٌ فَلْیَمَسَّ مِنْهُ وَ عَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’بے شک اللہ تعالیٰ نے اس روز (جمعہ) کو مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے لہٰذا جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے چاہئے کہ غسل کرے اگر خوشبو میسر ہو تو وہ لگائے اور مسواک بھی کرے۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 159 عید کے روز اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَلْبَسُ یَوْمَ الْعِیْدِ بُرْدَةً حُمْرَاءَ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے روز سرخ دھاریوں والی چادر پہنا کرتے تھے۔‘‘ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 160 عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ یَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ

---

❶ ابواب اقامة الصلاۃ ، باب ما جاء فی الزینة یوم الجمعة (901/1)

❷ سلسله احادیث الصحیحه ، للالبانی، رقم الحدیث 1279

تَمَرَاتٍ وَ يَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر عید گاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں طاق کھاتے تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 161 عیدالاضحیٰ کے روز اپنی قربانی کا گوشت پکا کر کھانا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ کھانا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَ لاَ يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے روز کھائے بغیر گھر سے نہیں نکلتے تھے اور عیدالاضحیٰ کے روز نماز (عید) سے پہلے کوئی چیز تناول نہ فرماتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 162 نماز عید بستی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ 163 نماز عید کے لئے خواتین کو بھی عید گاہ میں جانا چاہئے۔

وَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ دَعْوَتَهُمْ وَ تَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلاَّهُنَّ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❸

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ''دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 164 نماز عید کے لئے پیدل جانا اور واپس آنا سنت ہے۔

❶ ابواب العیدین ، باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج(447/1)
❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحدیث 447
❸ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 511

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَ يَرْجِعُ مَاشِيًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عیدگاہ پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 عیدگاہ جاتے ہوئے بکثرت تکبیریں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ 166 عیدالفطر میں امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے تک تکبیریں کہتے رہنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَغْدُوْا اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُصَلّٰى ثُمَّ يُكَبِّرُ بِالْمُصَلّٰى حَتّٰى اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيْرَ . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح صبح سورج نکلتے ہی عیدگاہ تشریف لے جاتے اور عیدگاہ تک تکبیریں کہتے جاتے۔ پھر عیدگاہ میں بھی تکبیریں کہتے رہتے یہاں تک کہ جب امام (خطبہ کے لئے منبر پر) بیٹھ جاتا تو تکبیریں پڑھنا چھوڑ دیتے۔'' اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 عیدالاضحیٰ کے موقع پر تشریق کے تمام دنوں میں کثرت سے تکبیریں کہنی چاہئیں۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْاَيَّامَ وَ خَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَ فِيْ فُسْطَاطِهٖ وَ مَجْلِسِهٖ وَ مَمْشَاهُ وَ تِلْكَ الْاَيَّامَ جَمِيْعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریق کے تمام دنوں میں نمازوں کے بعد اپنے بستر پر، اپنے خیمے میں، اپنی مجلس میں اور چلتے پھرتے تکبیریں کہا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 168 مسنون تکبیر کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

---

❶ صحيح سنن ابن ماجه ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1071

❷ كتاب الصلاة ، باب في صلاة العيدين ، رقم الحديث 442

❸ كتاب العيدين ، باب التكبير ايام منى و اذا غدا الى عرفة

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق (11-12-13 ذی الحجہ) میں یہ تکبیر پڑھا کرتے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 169 عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ 170 عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ فِيْ يَوْمِ عِيْدِ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَاَنْكَرَ اِبْطَاءَ الْاِمَامِ وَ قَالَ : اِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهٖ وَ ذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے لوگوں کے ساتھ عیدگاہ روانہ ہوئے تو امام کے دیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا ”ہم لوگ تو اس وقت نماز پڑھ کر فارغ بھی ہو جایا کرتے تھے اور وہ اشراق کا وقت تھا۔“ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 171 عید الاضحیٰ کی نماز جلد اور عید الفطر کی نماز نسبتاً دیر سے پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَ هُوَ بِنَجْرَانَ ((عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَ اَخِّرِ الْفِطْرَ وَ ذَكِّرِ النَّاسَ)) رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❸

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران کے گورنر عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو تحریری طور پر یہ ہدایت فرمائی ”عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھو اور لوگوں کو خطبہ میں نیکی کی نصیحت کرو۔“ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ ارواء الغليل ، للالباني ، 125/3

❷ صحيح سنن ابن ماجه ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1005

❸ كتاب الصلاة ، كتاب العيدين ، رقم الحديث 442

مسئلہ 172 کھلے میدان میں نماز پڑھنے کے لئے سترہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى يَوْمَ عِيْدٍ اَوْ غَيْرَهُ نُصِبَتِ الْحَرْبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَ النَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب عید کی نماز یا کوئی دوسری نماز (کھلے میدان میں) ادا فرماتے تو آپ ﷺ کے سامنے بھالہ گاڑ دیا جاتا اور آپ ﷺ اس کے پیچھے نماز ادا فرماتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 173 عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز دو دو رکعت ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ صَلاَةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَ صَلاَةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَ صَلاَةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَ صَلاَةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ . رَوَاهُ النِّسَائِيُّ❷ (صحيح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق عیدالاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے، عیدالفطر کی نماز دو رکعت ہے، مسافر کی نماز دو رکعت ہے، جمعہ کی نماز دو رکعت ہے اور یہ مکمل نماز ہے کم نہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 174 نماز عید کے لئے اذان ہے نہ اقامت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَ لاَ اِقَامَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 175 عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ دینا مسنون ہے۔

❶ كتاب اقامة الصلاة ، باب ماجاء في الحربة يوم العيد (1078/1)
❷ كتاب صلاة العيدين ، باب عدد صلاة العيدين
❸ مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث 428

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز عیدین، خطبہ سے پہلے ادا فرماتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 176 عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں مسنون ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔

عَنْ نَافِعٍ ﷺ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ : شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَ الْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَأَةِ وَ فِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرْأَةِ . رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دونوں کی نماز پڑھی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔" اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 177 نماز عید کی زائد تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيْرِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸ (حسن)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 178 نماز عیدین کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 509
❷ كتاب الصلاة ، باب ماجاء في التكبير و القرأة في صلاة العيدين
❸ ارواء الغليل ، للالباني ، الجزء الثالث، رقم الحديث 641

رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا مستحب ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَءُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ میں سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (پہلی رکعت میں) اور هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (دوسری رکعت میں) پڑھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 179 نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَ لاَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے روز (گھر سے نکلے) دو رکعت نماز عید ادا فرمائی اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180 نماز عید کے بعد تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ کے الفاظ سے ایک دوسرے کے اعمال صالحہ کی قبولیت کی دعا مانگنا درست ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَضِيْرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا الْتَقَوْا يَوْمَ الْعِيْدِ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ " تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ ". ذَكَرَهُ فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ[3] (حسن)

حضرت جبیر بن نضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید کے روز جب آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو " تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ " کہتے۔ اسے ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔

مسئلہ 181 عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا سنت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ

1. كتاب الجمعة ، باب ما يقرء في صلاة الجمعة
2. مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث 430
3. كتاب العيدين ، باب سنت العيدين لاهل الاسلام

خَالَفَ الطَّرِيْقِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عید گاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 182 اگر جمعہ کے روز عید آ جائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کی جائے تو بھی درست ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((عِيْدَانِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فَمَنْ شَآءَ أَجْزَءَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ وَ اِنَّا مُجَمِّعُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید، دوسرا جمعہ) اکٹھی ہوگئی ہیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم دونوں (یعنی جمعہ اور عید) ادا کریں گے۔'' اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 183 ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آ چکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہئے۔

مَسئلہ 184 اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے تو نماز عید اسی روز ادا کر لینی چاہئے اگر زوال کے بعد اطلاع ملے تو نماز عید دوسرے روز ادا کی جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ عُمَیْرِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَأَوُ الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَأَمَرَهُمْ : أَنْ يُفْطِرُوْا، وَ اِذَا أَصْبَحُوْا يَغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❸ (صحیح)

حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہما اپنے چچاؤں سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے، روایت کرتے

---

❶ کتاب العیدین ، باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید

❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 1083

❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 1026

ہیں کہ بعض سوار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ روز (شوال کا) چاند دیکھا ہے۔" رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور فرمایا "کل صبح (نماز عید کے لئے) عیدگاہ آئیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 اگر کسی کو عید کی نماز نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے عیدگاہ نہ جاسکے تو اسے دو رکعت تنہا ادا کرلینی چاہئیں۔

مسئلہ 186 گاؤں میں بھی نمازِ عید پڑھنی چاہئے۔

أَمَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ مَوْلاَهُ ابْنَ أَبِيْ عَتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَ بَنِيْهِ وَ صَلّٰى كَصَلاَةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَ تَكْبِيْرِهِمْ ، وَ قَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ ، وَ قَالَ عَطَاءٌ : إِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ گاؤں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی عتبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب نے شہر والوں کی تکبیر کی طرح تکبیر اور نماز کی طرح نماز پڑھی اور عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا "گاؤں کے لوگ عید کے روز جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں جس طرح امام پڑھتا ہے۔" اور عطاء رحمہ اللہ نے کہا "جب کسی کی نماز فوت ہوجائے تو وہ دو رکعت نماز ادا کرلے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 187 عید کے روز روزہ رکھنا منع ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 118 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❋○❋○❋

[1] کتاب العیدین ، باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین

أَلْأُضْحِيَـــةِ

قربانی کے مسائل

مَسئلہ 188 عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے بعد استطاعت رکھنے والے پر قربانی سنتِ مؤکدہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ وَجَدَ سَعَةً لِأَنْ یُضَحِّیَ فَلَمْ یُضَحِّ فَلاَ یَحْضُرْ مُصَلاَّنَا)) رَوَاهُ الْحَاکِمُ ❶ (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 189 جسے قربانی دینا ہو وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ أَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلاَ یَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَ لاَ بَشَرِهٖ شَیْئًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی آدمی ذی الحجہ کی دسویں (عیدالاضحیٰ) کو قربانی دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے جسم کے کسی بھی حصہ کے بال نہ کاٹے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 190 گائے کی قربانی میں سات اور اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

---

❶ الترغیب والترهیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1079

❷ صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2548

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَ فِي الْبَعِيْرِ عَشْرَةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ کا دن آ گیا تو ہم میں سے گائے کی قربانی میں سات سات اور اونٹ کی قربانی میں دس دس افراد شریک ہوئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 191 ایک ہی نفلی قربانی میں ایصال ثواب کے لئے ایک یا دو یا اس سے زائد افراد کو اپنے ساتھ شریک کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 192 خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ 193 میت کی طرف سے قربانی کی جائے تو میت کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ ، وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ ، اَشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْءَ يْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ ، لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ التَّوْحِيْدِ ، وَ شَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ ، وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے، موٹے تازے، سینگ والے، چتکبرے اور خصی، ان میں سے ایک اپنی امت کے ہر اس آدمی کی طرف سے کرتے جو اللہ کی توحید اور رسول کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا محمد اور آل محمد کی طرف سے ذبح فرماتے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 دو دانت والا (دوندا) جانور ذبح کرنا لازم ہے۔ اگر دو دانت والا جانور ملے ہی نہ تو پھر دو دانتوں سے کم عمر والی بھیڑ یا دنبہ ذبح کرنے کی رخصت ہے۔

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، رقم الحدیث 1501

❷ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2531

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دو دانت والے (دوندا) جانور کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی نہ کرو البتہ اگر مشکل پیش آئے تو پھر دو دانت سے کم عمر (کھیرا) کی بھیڑ (یا دنبہ) ذبح کرلو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ . رَوَاهُ النِّسَائِيُّ❷

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو دانتوں سے کم عمر والے دنبہ کی قربانی دی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① دو دانت سے کم عمر والا دنبہ یا بھیڑ وہ ہے جس کی عمر ایک سال یا ایک سال سے کم ہو (واللہ اعلم بالصواب) ② قربانی کے لئے دو دانت والا (دوندا) جانور ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ 195 عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر چار دن تک قربانی کرنا جائز ہے۔ عید کا دن اور ایام تشریق (12/11 اور 13 ذوالحجہ) کے تین دن۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذِبْحٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❸

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (عید کے بعد) تمام ایام تشریق (جانور) ذبح کرنے کے دن ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 عیدالاضحیٰ کی نماز سے قبل اگر کسی نے جانور ذبح کر دیا تو وہ قربانی شمار نہیں ہوگی۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ))

---

❶ كتاب الاضاحى ، باب سن الاضحية

❷ صحيح سنن النسائى ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 4080

❸ نيل الاوطار ، كتاب المناسک ، باب بيان وقت الذبح (215/5)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے روز فرمایا ''جس نے نماز سے قبل جانور ذبح کر دیا، اسے دوبارہ قربانی دینی چاہئے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 197 اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا مستحب ہے، لیکن کسی دوسرے سے کروانا بھی جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قِصَّةِ حِجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ ...... ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلاثًا وَّ سِتِّيْنَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَ أَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ (رمی کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربان گاہ تشریف لائے اور تریسٹھ (63) اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کئے۔ باقی اونٹ (37) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا جسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 198 گھر کے سرپرست کی طرف سے دی گئی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيْكُمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸ (صحیح)

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث (1282)

❷ کتاب الحج ، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

❸ صحیح سنن ابن ماجۃ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2546

حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تم لوگ قربانی کس طرح کرتے تھے، توانہوں نے کہا کہ عہد رسالت میں ہر آدمی اپنی طرف سے اوراپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی دیا کرتا تھا۔'' اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 199 قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنا مسنون ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ وَ سَمّٰی وَ کَبَّرَ . قَالَ : وَ رَأَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَ یَقُوْلُ ((بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دوسفید اور کالے رنگ کے اور سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھے ہوئے تھے اور ''بِسْمِ اللّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح فرما رہے تھے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 200 کسی دوسرے آدمی کی طرف سے قربانی کے وقت اس آدمی کا نام لینا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ......وَ اَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (کہ قربانی کے وقت) رسول اللہ ﷺ نے مینڈھے کو پکڑا، اسے لٹایا پھر اسے ذبح کیا اور فرمایا ''اللہ کے نام سے ، یا اللہ! محمد (ﷺ) ، آل محمد (ﷺ) اور امتِ محمد (ﷺ) کی طرف سے قبول فرما۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ مشکوۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1453

❷ کتاب الاضاحی ، باب استحباب الضحیۃ و ذبحھا مباشرۃ

مسئلہ 201 قربانی کے جانور کو جلدی جلدی اور اچھے طریقہ سے ذبح کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَ أَنْ تُوَارٰی عَنِ الْبَهَائِمِ وَ قَالَ ((اِذَا ذَبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ’’(جب قربانی کرو تو) چھریاں خوب تیز کرو، جانور سے چھپا کر رکھو اور جب ذبح کرنے لگو تو جلدی ذبح کرو۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 202 اونٹ کی بائیں ٹانگ باندھ کر کھڑے کھڑے ذبح کرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ اَصْحَابَهُ كَانُوْا يَنْحَرُوْنَ الْبَدَنَةَ مَعْقُوْلَةَ الْيُسْرٰی قَائِمَةً عَلٰی مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو اس حالت میں ذبح کرتے کہ اس کا بایاں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔‘‘ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 203 قربانی کے لئے ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے نکلنے والا مردہ بچہ ذبح کئے بغیر کھانا جائز ہے۔

مسئلہ 204 جو شخص مردہ بچہ کھانا پسند نہ کرے وہ نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَ نَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ أَ نُلْقِيْهِ أَمْ نَاكُلُهُ ؟ قَالَ ((كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❸ (صحیح)

---

❶ الترغیب والترهیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1083

❷ کتاب المناسک ، باب کیف تنحر البدن (1767/1)

❸ کتاب الضحایا ، باب ما جاء فی ذکاة الجنین

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم (بعض اوقات) اونٹنی یا گائے یا بکری ذبح کرتے ہیں تو اس کے پیٹ میں (مردہ) بچہ پاتے ہیں، اسے پھینک دیں یا کھالیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر چاہو تو کھالو کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اس کو ذبح کرنا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر جانور ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اسے ذبح کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 205 قربانی کا گوشت حسب ضرورت کھانا، صدقہ کرنا اور ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّآفَةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے تمہیں (مدینہ) میں (بعض) محتاج لوگوں کے آنے کی وجہ سے (قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے) روکا تھا لہٰذا اب کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① قربانی کا گوشت ضرورت کے مطابق اگر کوئی سارا استعمال کرنا چاہے تو کرسکتا ہے لیکن اس سے کچھ صدقہ کرنا مستحب ہے ② گوشت کے دو یا تین مساوی حصے کرکے ایک خود رکھنا ایک رشتہ داروں میں تقسیم کرنا اور تیسرا صدقہ کرنا ضروری نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 206 قربانی کے جانور سے کوئی چیز قصاب کو بطور اجرت دینا منع ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَ لَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِيْ جِزَارَتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے قربانی کے اونٹ پر (نگرانی کے لئے) کھڑا ہونے اور ذبح کرنے کے بدلے میں (قصاب کو) اس سے کچھ نہ دینے کا حکم دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 207 کانا، بیمار، لنگڑا اور بوڑھا جانور قربانی کے لئے ذبح کرنا منع ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرْبَعٌ لَا تَجُوْزُ فِي الْأَضَاحِيِّ

❶ كتاب الاضاحی ، باب النهی عن اكل لحوم الاضاحی بعد ثلاث والسخه

❷ كتاب الحج ، باب لا يعطی الجزار من الهدی شيئا

اَلْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرُ الَّتِيْ لاَ تُنْقِيْ))

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ (صحیح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں، کانا جانور جس کا کانا پن بالکل واضح ہو، بیمار جانور، جس کی بیماری واضح ہو اور لنگڑا جانور، جس کا لنگڑا پن واضح ہو اور بوڑھا (یا دبلا پتلا) جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

***

❶ كتاب الضحايا ، باب ما يكره من الضحايا

اَلْاَحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ فِی الصَّوْمِ

روزوں کے بارہ میں ضعیف اور موضوع احادیث

① ((اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَادَی الْجَلِیْلُ رِضْوَانَ خَازِنُ الْجِنَانَ فَیَقُوْلُ : لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ وَ فِیْهِ : اَمَرَهُ بِفَتْحِ الْجَنَّةِ وَاُمِرَ مَالِکٌ بِتَغْلِیْقِ النَّارِ))

''رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے نگران فرشتہ ''رضوان'' کو پکارتا ہے تو وہ کہتا ہے (یا اللہ!) میں حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ اسے جنت کھولنے کا حکم دیتے ہیں اور جہنم کے نگران فرشتہ ''مالک'' کو جہنم بند کرنے کا حکم دیتے ہیں۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع (گھڑی ہوئی) ہے۔

② اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ وَ قَدْ اَهَلَّ رَمَضَانَ ((لَوْ عَلِمَ الْعِبَادُ مَا فِیْ رَمَضَانَ لَتَمَنَّتْ اُمَّتِیْ اَنْ یَکُوْنَ رَمَضَانُ السَّنَةَ کُلَّهَا))

''رمضان کا چاند طلوع ہونے پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اگر بندے رمضان کی فضیلت جان لیں تو سارا سال رمضان رہنے کی خواہش کرنے لگیں۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔

③ ((اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰی خَلْقِهِ الصِّیَامِ ، وَاِذَا نَظَرَ اللّٰهُ اِلٰی عَبْدٍ لَمْ یُعَذِّبْهُ))

''رمضان کی پہلی راتوں میں اللہ تعالیٰ روزہ دار لوگوں پر نظر فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر نظر فرماتا ہے تو اسے عذاب نہیں کرتا۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔

④ ((اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی لَیْسَ بِتَارِکٍ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ صَبِیْحَۃَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ))

''اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی صبح ہی تمام مسلمانوں کو بخش دیتا ہے۔''

وضاحت : اس کی سند میں ایک راوی کذاب ہے۔

⑤ ((اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اُعْتِقَ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ اَلْفَ اَلْفَ عَتِیْقٍ مِنَ النَّارِ))

''رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔

⑥ ((صُوْمُوْا تَصِحُّوْا))

''روزہ رکھو، صحت مند رہو۔''

وضاحت : یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔

⑦ ((لِکُلِّ شَیْءٍ زَکَاۃٌ ، وَ زَکَاۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ))

''ہر چیز کی زکاۃ ہے اور جسم کی زکاۃ روزہ ہے۔''

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔

⑧ ((ثَلَاثَۃٌ لَا یَسْأَلُوْنَ عَنْ نَعِیْمِ الْمُطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ : اَلْمُفْطِرُ ، وَالْمُتَحَسِّرُ ، وَ صَاحِبُ الضَّیْفِ ، وَ ثَلَاثَۃٌ لَا یَسْأَلُوْنَ عَنْ سُوْءِ الْخُلُقِ : اَلْمَرِیْضُ ، وَالصَّائِمُ ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ))

''تین آدمیوں سے کھانے پینے کی نعمتوں کا سوال نہیں ہوگا ① افطار کرنے والا ② سحری کھانے والا اور ③ میزبان۔ تین آدمیوں سے بداخلاقی کا حساب نہیں لیا جائے گا ① مریض ② روزہ دار اور ③ عادل حکمران۔''

وضاحت : اس حدیث کی ایک سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

⑨ ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی طَعَامٍ وَ شَرَابٍ مِنْ حَلاَلٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ))

''جس نے رزق حلال سے روزہ افطار کروایا اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔''

وضاحت : یہ حدیث بے بنیاد ہے۔

⑩ ((اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَى الْحَفَظَةِ : أَنْ لَا تَكْتُبُوْا عَلٰى صُوَّامِ عَبِيْدِىْ بَعْدَ الْعَصْرِ سَيِّئَةً))

''اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کے عصر کے بعد کے گناہ نہ لکھے جائیں۔''

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی نا قابل اعتماد ہے۔

⑪ ((مَنْ اَفْطَرَ عَلٰی تَمْرَةٍ مِنْ حَلاَلٍ زِيْدَ فِىْ صَلاَتِهٖ أَرْبَعَ مِائَةَ صَلاَةٍ))

''جس نے رزق حلال کی کھجور سے روزہ افطار کیا اس کی نمازوں میں چار سو نمازوں کا اضافہ کیا جائے گا۔''

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

⑫ ((خَمْسٌ يُفَطِّرْنَ الصَّوْمَ وَ يَنْقُضْنَ الْوُضُوْءَ : اَلْكِذْبُ ، وَالنَّمِيْمَةُ ، وَالْغِيْبَةُ ، وَالنَّظْرُ بِشَهْوَةٍ ، وَالْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ))

''پانچ چیزیں روزہ اور وضو توڑ دیتی ہیں ① جھوٹ ② چغلی ③ غیبت ④ شہوت کی نظر اور ⑤ جھوٹی قسم۔''

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی کذاب ہے۔

⑬ ((مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَلْيُهْدِ بَدَنَةً . فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلاَثَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، الْمَسَاكِيْنَ))

''جس نے رمضان کا ایک روزہ ترک کیا وہ ایک اونٹ کی قربانی دے، جو قربانی نہ دے سکے وہ تین صاع (یعنی 7.5 کلوگرام) کھجوریں مسکینوں میں تقسیم کرے۔''

وضاحت : اس حدیث ایک راوی کذاب ہے۔

⑭ ((مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلاَ عُذْرٍ ، كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يَصُوْمَ ثَلاَثِيْنَ يَوْمًا ، وَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتُّوْنَ ، وَ مَنْ اَفْطَرَ ثَلاَثًا كَانَ عَلَيْهِ تِسْعُوْنَ يَوْمًا))

"جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا عذر ترک کیا وہ اس کے بدلے میں تیس روزے رکھے، جس نے دو روزے چھوڑے وہ ساٹھ روزے رکھے اور جس نے تین روزے رکھے وہ نوے دن کے روزے رکھے۔"

وضاحت : یہ حدیث بے ثبوت ہے۔

⑭ ((صُمِ الْبِيضَ ،اَوَّلُ يَوْمَ يَعْدِلُ ثَلاثَةَ آلافِ سَنَةً وَالْيَوْمُ الثَّانِيْ يَعْدِلُ عَشْرَةَ آلافِ سَنَةً ، وَالْيَوْمُ الثَّالِثُ يَعْدِلُ عِشْرِيْنَ أَلْفَ سَنَةً))

"ایام بیض (چاند کی 15/14/13 تاریخ کے دن) کے روزے رکھے پہلے دن کی روزہ کا ثواب تین ہزار سال کے برابر ہے۔ دوسرے دن کا ثواب دس ہزار سال کے برابر ہے اور تیسرے دن کا ثواب بیس ہزار سال کے برابر ہے۔"

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

⑮ ((رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ ، وَ شَعْبَانُ شَهْرِىْ ، وَ رَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِىْ ، فَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمَيْنِ ، فَلَهُ مِنَ الْاَجْرِ ضِعْفَانِ ، وَ وَزْنُ كُلِّ ضِعْفٍ مِثْلُ جِبَالَ الدُّنْيَا))

"رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے جس نے رجب کے دو روزے رکھے اس کے لئے دگنا اجر ہے اور ایک گنا کا وزن دنیا کے ایک پہاڑ کے برابر ہے۔"

نوٹ : مندرجہ بالا تمام موضوع احادیث امام شوکانی رحمہ اللہ کی کتاب "الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ" سے نقل کی گئی ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے مذکورہ بالا کتاب دیکھی جا سکتی ہے۔

❀❀❀

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَ أَلْفُ أَلْفِ صَلاةٍ وَسَلامٌ عَلٰى أَفْضَلِ الْبَرِيَّاتِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

❀❀❀

ہماری دعوت یہ ہے

رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے، اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جایئے - ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ وَ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (59:7) ﴾

"جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ-"

◎ ◎ ◎

رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام اپنی مرضی سے کر کے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے - ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (49:1) ﴾

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو-"

◎ ◎ ◎

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کر کے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے - ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (33:47) ﴾

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو-"

Hadith Publications

2- Sheesh Mahal Road Lahore ✆ 7232808